خلافت لائبریری ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ
خلافت لائبریری ربوہ
فی پرچہ ۱/-

یوم : شنبہ ★ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲ وفا ۱۳۳۴ھش ★ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵۷

مرکز میں مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط وزارت سے ملک کو استحکام حاصل ہوگا

مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار کا کراچی میں بیان

کراچی یکم جولائی۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے بتایا ہے کہ وہ مرکز میں مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط وزارت کے حق میں ہیں — مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ کل رات ڈھاکہ سے کراچی پہنچے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا اگر مرکز میں ملک کی دو سب سے بڑی پارٹیوں یعنی مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط حکومت قائم ہو جائے تو میرے نزدیک اس سے پاکستان کو استحکام حاصل ہوگا — آپ نے متحدہ محاذ کے ۲۱ نکاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ مشرقی بنگال کا ایک داخلی مسئلہ ہے۔ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں کم و بیش ۵ سال لگیں گے۔ آپ نے کہا۔ اگلے مالی سال میں مشرقی پاکستان کے لئے مزید مالی امداد حاصل کرنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ میں اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور مرکزی وزیر خزانہ چوہدری محمد علی سے گفت و شنید کروں گا۔ آپ نے اپنی کابینہ میں توسیع کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں واپس جا کر اس سلسلے میں قطعی فیصلہ کروں گا۔ تاہم یہ امر یقینی ہے کہ اقلیتی فرقوں میں سے ایک وزیر ضرور لیا جائے گا۔

اخبار ربوہ

ربوہ یکم جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس آپ کی جگہ امیر مقامی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

اسرائیل کی نئی کابینہ

تل ابیب۔ یکم جولائی۔ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر شیرٹ نے اسرائیلی پارلیمنٹ کو اپنی کابینہ کے نام پیش کر دیے ہیں۔ خیال ہے پارلیمنٹ آج نئی کابینہ پر اعتماد کا ووٹ پاس کر دے گی۔ یاد رہے اسرائیل کی سابق مخلوط کابینہ گذشتہ روز باہمی تفرقہ کی بناء پر مستعفی ہو گئی تھی — عام انتخاب ۲۶ جولائی سے شروع ہو رہے ہیں۔

بھارتی وزیر داخلہ سرینگر روانہ ہو گئے

نئی دہلی یکم جولائی۔ بھارت کے وزیر داخلہ پنڈت گوبند ولبھ پنت یہاں سے سرینگر روانہ ہو گئے۔ آپ کے دورہ سرینگر کا مقصد معلوم نہیں ہو سکا۔

ربوہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت جلسہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر

ربوہ ۳۰ جون۔ آج صبح پونے سات بجے مسجد مبارک میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ صدارت کے فرائض حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ادا فرمائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں درود شریف کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً بتایا۔ کہ درود شریف کی دعا رد نہیں ہوتی کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ خود خدا اور اسکے فرشتے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ لہذا دعا کسی صورت میں رد نہیں ہو سکتی۔ مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام دنیا کی طرف تھی لیکن آپ کے اسوہ کی تقلید کرنے کے لئے اس آیت میں صرف امت محمدیہ کو مخاطب کیا ہے اور آپ کے ماننے والے خادموں کو بہت بڑا فخر حاصل ہے۔ کہ ان کی نسبت ان کے آقا کی طرف کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول کریم صلعم نے اپنے اندر انتہائی ذاتی کمال پیدا کیا۔ حتیٰ کہ حضور کا درجہ تمام انبیاء سے بالا ہو گیا۔ اور آپ ان سے آگے نکل گئے۔ اسی طرح اگر مسلمان بھی آپ کی مکمل اطاعت کریں اور آپ کے اسوہ کو اپنائیں۔ تو مسلمانوں کی امت بھی سب امتوں سے آگے جا سکتی ہے۔

ابوالمنیر نور الحق صاحب نے رسول کریم صلعم کی سادہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور آپ کی زندگی کے مختلف شعبوں کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے عسر اور یسر میں سادگی کو ہی اختیار رکھا۔ اور آپ کی ازدواج مطہرات اور آپ کی اولاد کی زندگی سادگی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ باوجودیکہ رسول کریم صلعم فتح مکہ کے بعد ایک بادشاہ سے بھی بڑھ کر تھے۔ لیکن آپ کا کھانا پینا لباس اور رہائش بالکل سادہ رہی۔ رسول کریم صلعم نے اپنی امت کو سادگی کی تعلیم دے کر ترقی کا ایک بہت بڑا گر سکھایا ہے۔ وہی قوم ترقی کی منازل طے کر سکتی ہے۔ جو سادہ زندگی گذارنے والی ہو اور عیش و تنعم کی دلدادہ نہ ہو۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ نے احباب کو درود شریف کے پڑھنے کی تحریک فرمائی۔ اور رسول کریم صلعم کے غلاموں بیواؤں اور بیکسوں سے سلوک کے بارے میں اسوۂ حسنہ کو متعدد مثالوں سے واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ رسول کریم صلعم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح حضرت زید کے ساتھ جو کہ ایک غلام تھے۔ ہم کو کے مساوات اور حسن سلوک کا ایک عظیم الشان نمونہ پیش فرمایا۔ اسی طرح آپ نے حضرت بلال کو فتح مکہ کے موقعہ پر ایک اعزاز عطا فرمایا آپ نے حضرت بلال کو تکلیف دینے والے اور حقیر جاننے والے کفار مکہ کو یہ کہا کہ ان میں سے جو کوئی حضرت بلال کے جھنڈے تلے آجائیگا وہ محفوظ ہوگا۔ پھر رسول کریم صلعم نے مسلمانوں کو اپنی آخری نصیحت اور وصیت میں فرمایا۔ الصلوٰۃ والصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ آپ نے تیامی کے بارہ میں فرمایا کہ وہ اور میں قیامت کے دن دو ملی ہوئی انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ وہ دعوت کتنی بری ہے جس میں غریب لوگوں کو نہیں بلایا جاتا۔ غرضیکہ اس بارے میں رسول کریم صلعم کا نمونہ نہایت مکمل اور اتم ہے۔

عبدالسلام صاحب اختر نے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے طلباء کے افادہ کے لئے انگریزی زبان میں رسول کریم صلعم کی زندگی اور سیرت کے بعض پہلوؤں پر مختصر تقریر فرمائی۔

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے رسول اکرم صلعم کی ایک حدیث کی طرف توجہ دلائی۔ جس میں حضور کی سیرت کی تین بنیادی چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یعنی مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں پسند ہیں۔ پاکیزگی اور خوشبو۔ عورتوں کا مظلوم طبقہ اور نماز جو میری سکینت کا موجب ہے۔ آپ نے ان تینوں چیزوں کی وضاحت کرتے ہوئے عورتوں سے حضور کے حسن سلوک پر خاص طور پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ کا احسان تمام دنیا کی عورتوں پر ہے۔ جن کی عزت اور حقوق کو آپ نے دنیا میں قائم کیا۔

(باقی صفحہ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء

مذہبی بلاک

کل کے الفضل میں ہم نے "دعوت" کے مضمون کی ایک عبارت روزنامہ "اعلان" لائلپور کے حوالے سے اپنے اداریہ میں نقل کی تھی جس میں ہمارے اس خیال کی تائید کی گئی تھی۔ کہ موجودہ زمانہ میں الحاد اور دہریت نے منظم صورت اختیار کر لی ہے۔ اور وہ مذہب کو دنیا سے مٹا دینے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

"دعوت" کے مضمون نگار نے اس مضمون کا عنوان "آئندہ جنگ مذہب اور لامذہبیت کے درمیان ہوگی" اس کے ثبوت میں اس نے ارجنٹائن کی حالیہ بغاوت کو پیش کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔

گزشتہ ہفتہ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں جو واقعات پیش آئے۔ وہ ہمارے ان خیالات کی پوری پوری تائید کرتے ہیں

ارجنٹائن کے صدر پیرون سیکولر مزاج کے آدمی ہیں۔ اور محدود قسم کے مذہب کو مانتے ہیں۔ انہوں نے جب چرچ اور ریاست کی علیحدگی کا اعلان کیا۔ اور چرچ کے دو بڑے عہدہ داروں کو علیحدہ کر دیا تو سارے ملک میں بغاوت ہو گئی۔ اس بغاوت میں حکومت کی باقاعدہ ہوائی اور بحری فوج تک نے حصہ لیا۔ اور پیرون کے دفتر پر بم پھینکے۔ ارجنٹائن کا صدر مقام بیونا برس بقیہ دنیا سے کٹ گیا۔ مخالف ریڈیو نے عوام کو بھڑکانا شروع کیا۔ اور بغاوت کی آگ سارے ملک میں پھیل گئی۔ اس بغاوت کے پیچھے کون کون سے ہاتھ کام کر رہے تھے یہ مسئلہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا دیکھنے کی بات یہ ہے کہ عوام مذہب کو چاہتے ہیں۔ ارجنٹائن میں ۹۵ فیصدی رومن کیتھولک ہیں اور ان کی اکثریت مذہب اور ریاست کی علیحدگی کو ملک کے لئے خطرناک سمجھتی ہے۔ دوسری طرف حکومت ہے جس کی تائید پر جنرل کانفیڈریشن آف لیبر نے ہڑتال کی ہے یہ کانفیڈریشن کھلے طور پر مذہب کی مکمل باغی تحریک کیمونزم کی پیدا کردہ ہے۔ اور کمیونسٹوں کے زیر اثر ہے۔ ان تمام واقعات سے کونسی چیز واضح ہوتی ہے؟ کہ لامذہب جماعتیں اور لامذہب حکومتیں مذہب کے خلاف متحد ہو رہی ہیں۔ اور جس طرح کسی زمانے میں نام نہاد پادریوں اور بادشاہوں میں گٹھ جوڑ تھا۔ اسی طرح اب یہ نیا گٹھ جوڑ قائم ہو رہا ہے۔ کیمونزم اور سرمایہ داری میں جہاں تک مادہ پرستی کا تعلق ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے دونوں کا باہمی جھگڑا ختم ہو کر مذہب اور ہمہ گیر خدا پرستی کے خلاف ان کا اتحاد بڑھتا ہی جائے گا۔

جہاں تک ہمارا اندازہ ہے۔ ارجنٹائن میں آنے والے دور کا عکس ہے۔ جس سے آئندہ مغربی دنیا گزرنے والی ہے۔ ارجنٹائن کے ان واقعات کا مغربی کرۂ ارض پر نہایت دوررس اثر پڑے گا۔ پھر چونکہ مشرق ابھی تک مغرب کا پیرو ہے۔ اس لئے مشرقی دنیا میں بھی حالات کی رفتار یہی رہے گی۔ ساری دنیا میں کیمونزم اور سرمایہ داری کے بلاک پگھل جائیں گے۔ کیمونزم ہر جگہ سیکولرزم کی تائید کرے گا۔ اور سیکولرزم مذہب کے خلاف قدم اٹھانے کے لئے کیمونزم کی حمایت کرنا ضروری سمجھے گا۔ اس طرح ایک طرف دونوں بلاک ایک ہو جائیں گے ان کے مقابلہ میں دوسری طرف مذہبی بلاک ہوگا۔ مگر یہ بلاک حکومتوں سے مل کر نہیں بنے گا بلکہ یہ سرمایہ داری اور کیمونزم کے متحدہ لامذہبی جبر کے نیچے ساری دنیا کے مذہب پسند عوام پر مشتمل ہوگا۔"

(اعلان لائلپور ۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

ہم نے یہ طویل حوالہ اس لئے نقل کیا ہے کہ مضمون نگار کا استدلال واضح ہو جائے ارجنٹائن کی بغاوت کی وجوہات میں سے رومن کیتھولک پادریوں کو عہدہ سے الگ کرنا بنیادی وجہ بتایا گیا ہے۔ پھر حکومت کی تائید میں جنرل کانفیڈریشن آف لیبر کے ارکان کی ہڑتال جو کمیونسٹ پارٹی ہے اور خدا پرستی کی مخالف ہے۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ یہ جھگڑا مذہب اور لامذہبیت کے درمیان ہے۔ مگر آخر حکومت کی کامیابی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ارجنٹائن میں بھی تمام مادی قوت حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

اس کے باوجود شاید یہ کہنا درست نہیں ہے کہ صدر حکومت کا مذہب اور سیاست کو الگ الگ کر دینا مذہب کے خلاف اقدام ہے۔ اور نہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ارجنٹائن کے صدر یا ارباب حکومت لامذہب ہیں۔ اگرچہ یہ بھی بہت ممکن ہے کہ انہوں نے اشتراکیت کے زیر اثر ایسا کیا ہو۔ وہ اپنی لامذہبیت کی بنا پر کلیسہ کو دبانا چاہتے ہوں

ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سیاست کو مذہب سے الگ رکھنے سے یورپ میں جیسا کہ مضمون نگار کا خیال ہے۔ لامذہبیت کو تقویت پہونچی ہو۔ ممکن ہے لیکن جن حالات میں یورپ نے اس نظریہ کو سیکولرزم کو اپنایا تھا۔ اگر ان کا مطالعہ کیا جائے۔ تو سیکولرزم خاصکر رومن کیتھولک کے مذہبی دیوانوں کی استبداد کا لازمی اور قدرتی نتیجہ تھا۔ رومن کیتھولک چرچ نے ازمنہ وسطیٰ میں اپنے سے الگ عیسائی عقیدہ رکھنے والوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے تھے۔ ان سے یورپ کی تاریخ ہمیشہ خون آلود رہے گی آخر انسانی فطرت اس کے برخلاف چیخ اٹھی۔ اور مجبوراً یورپ کو لا علمی میں لا اکراہ فی الدین کا اسلامی اصول اپنانا پڑا۔ جو انہوں نے یورپ کے اپنے حالات پر غور کر کے عقل سے دریافت کیا۔ اور اسکو انہوں نے سیکولرزم کا نام دیا۔ لیکن چونکہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ عیسائیت کے توہم پرستانہ عقائد کے بھی منکر ہوتے گئے۔ اور صحیح مذہب ان کے سامنے پیش نہ ہوا۔ وہ دہریت اور الحاد میں بھی ترقی کرتے گئے۔ جو خالص عقلیت پرستی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس لئے "دعوت" کے مضمون نگار نے جس مذہبیت اور غیر مذہبیت کی عالمگیر جنگ کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے محض ارجنٹائن کی بغاوت کو اس کا پیش خیمہ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جہاں تک مذہب کو سیاست سے الگ رکھنے کے اصول کا سوال ہے وہ رومن کیتھولک چرچ کے اس ظلم و ستم کا نتیجہ ہے۔ جو اس کی تنگدلی اور دوسرے مذاہب کے عقائد کے ساتھ جابرانہ اور بہیمانہ سلوک کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

البتہ مضمون نگار کا یہ قیاس درست ہے کہ مذہب اور لامذہبیت کے درمیان ایک عظیم جنگ ہونی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ شروع ہو چکی ہوئی ہے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ وہ جنگ انہی ہتھیاروں سے ہو۔ جو مادی قوت نے اس وقت پیدا کئے ہیں۔ بلکہ اگر سوچا جائے۔ تو ایسی جنگ نہ تو صحیح مذہب کے طریق کار میں داخل ہے اور نہ فتح کی صورت میں اس کا دیرپا نتیجہ نکل سکتا ہے صحیح مذہب اسی وقت فتح حاصل کر سکتا ہے۔ جب وہ وہی طریق کار اختیار کرے گا۔ جو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار ابتدا سے چلا آیا ہے۔ اور جیسا کہ خود مضمون نگار نے اپنے مضمون کے خاتمہ میں مبہم سا اشارہ کیا ہے۔

"اس مقصد کے لئے اگر "مذہبی بلاک" نے چاہے وہ کہیں ہو مذہب کی صحیح قدروں اور اس کے ہمہ گیر تصور کو اپنا لیا۔ اور مذہب کی بنیاد پر زندگی کے موجودہ مسائل کو حل کر دیا۔ تو بلاشبہ وہی کامیاب ہوگا۔"

ایسا مذہبی بلاک اسی وقت بن سکتا ہے۔ جب اس بلاک کے ہر فرد کو مذہب کی صحیح قدروں پر کامل ایمان ہو۔ محض کوئی مذہبی شریعت خواہ وہ کتنا ہی الٰہی ہونے کا دعوے کرے۔ جب اس کی روح کے مطابق اس پر عمل کرنے والی جماعت دنیا میں اکثریت حاصل نہ کرے اس وقت تک صحیح معنوں میں اس کا غلبہ ناممکن ہے اور اگر کوئی ایسا بلاک بن بھی جائے۔ جو محض مذہب کے نام پر مادی قوت سے غلبہ حاصل کر لے۔ تو خود اس کے وجود کا استقلال محل نظر ہوگا۔ کیونکہ غلبۂ مذہب کی بنیاد مادی قوت پر نہیں بلکہ ایمان کی قوت پر ہے۔ اور یہ قوت صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک خود اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس تحریک کے ساتھ نہ ہو۔ موجودہ مذہب خواہ وہ کتنا بھی منظم ہو جائے۔ اور کتنی بھی مادی قوت حاصل کر لے۔ مادی قوت میں مادہ پرستوں کے ساتھ لگا نہیں کھا سکتا۔ اس لئے محض مادی قوت پر بھروسہ کر کے کوئی مذہبی بلاک اول تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ ہم نے کہا ہے کامیاب ہو بھی جائے۔ تو پائیدار نہیں ہو سکتا۔

روحوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں

ہم سے جدا ہوئے کہ وہ ہم سے جدا نہیں
روحوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں

یورپ میں تیرے فیضِ قدم سے کھلا یہ راز
بے دین لاکھ ہوں وہ مگر بے خدا نہیں

زیورک میں ہوں کہ ہیگ میں ربوہ ہی میں ہیں آپ
مرکز سے بے نیاز خطِ دائرہ نہیں

تنویر

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی پاک سیرت اور بلند کردار کی ایک جھلک

طلباء پر لطف و احسان کے چند ایمان افروز واقعات

خلافت لائبریری ربوہ

(مسعود احمد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس وجود روحانی اعتبار سے پارس کے مانند تھا۔ جو بھی آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے آپ کے حلقہ اصحاب میں شامل ہوا۔ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔ ان میں سے ایک ایک فرد نہ صرف باخدا بنا بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی قوت قدسی کی بدولت ان سب کا وجود باقی دنیا کے لئے خدانما وجود بن گیا۔ ایسے ہی مزکی و مطہر نفوس عالیہ میں سے ایک حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ کی زندگی دست درکار دل بایار کا کامل نمونہ تھی۔ خواہ کسی کام میں بھی مصروف رہتے۔ آپ کا دل اور آپ کی زبان خدا تعالیٰ کی تحمید و تمجید اور کلمات استغفار کو بار بار دہرانے میں مصروف رہتے اپنے اور پرائے سب آپکے زہد و اتقا خوش خلق۔ نرم گفتاری اور ہر کس و ناکس کی ہمدردی اور غم خواری کے دل سے معترف تھے

یوں تو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریباً ہر سال ہی آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ لیکن ۱۹۴۷ء کے اوائل میں لاہور کے احمدیہ ہوسٹل میں چند ماہ آپ کے ہمراہ رہنے کا اتفاق ہوا۔ اور اس طرح نہ صرف مجھے بلکہ ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے تمام طلباء کو آپ کے روح پرور کلمات نصائح اور ارشادات سے مستفید ہونے کے مواقع بکثرت میسر آئے۔ ان ایام کی یاد میرے ذہن میں آج تک تازہ ہے۔ اور انشاء اللہ تادم حیات تازہ رہے گی۔

(۱)

ان دنوں حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ انگریزی ترجمۃ القرآن کی طباعت کے سلسلہ میں مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی معیت میں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور احمدیہ ہوسٹل میں قیام فرما تھے۔ وہ زمانہ فسادات کا زمانہ تھا۔ اس لئے کہ انگریز ہندوستان کو آزادی دے کر واپس جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ اور ہندو مسلمان حصول اقتدار کی کشمکش میں باہم دست و گریباں ہو رہے تھے۔ لوٹ مار آتشزنی کے واقعات اور کرفیو وغیرہ کے نفاذ شہری زندگی کے معمولات میں داخل ہو چکے تھے۔ اور اس قسم کی خبریں بکثرت سننے میں آرہی تھیں کہ دھرم پورہ کے لوگ احمدیہ ہوسٹل (واقعہ ۳۲ ڈیوس روڈ) اور اس کی ملحقہ کوٹھیوں پر حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس خطرہ کے پیش نظر ہوسٹل کے طلباء ساری ساری رات جاگ کر پہرہ دیتے تھے۔ اس پہرے کے دوران حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی شب بیداری اور نماز تہجد میں اپنے مولا کے حضور آہ و زاری کے ایسے ایسے روح پرور اور دل گداز نظارے دیکھنے میں آئے۔ کہ جن کی یاد مٹائے بھی نہیں مٹ سکتی۔ اور مٹے بھی کیوں جبکہ وہ ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے ہر طالب علم کے لئے سرمایہ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔

—(۲)—

حضرت مولوی صاحب بالعموم رات کو نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد ہوسٹل کی مسجد میں جو کوٹھی کے صحن میں ایک وسیع چبوترے پر مشتمل تھی اپنا سر کہنی پر رکھ کر لیٹ رہتے۔ اور مسجد کی ایک چٹائی پر ہی سو جاتے۔ رات کو ایک بجے کے قریب آپ اٹھتے۔ اور وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر ہوسٹل کے صحن میں یا ملحقہ سڑک پر گھنٹہ آدھ گھنٹہ ٹہل کر قرآنی دعاؤں اور استغفار کا ورد کرتے اس کے بعد آپ مسجد کے چبوترے پر آکر نوافل پڑھتے اور بالخصوص سجدوں میں اس قدر گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں مانگتے اور اپنے مولا کے حضور اس قدر آہ و زاری کرتے کہ دل یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا کہ اس نحیف و نزار جسم میں اتنی توانائی کہاں سے آگئی۔ کہ یہ گھنٹوں مسجد میں پڑا ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر اپنے آپ کو ہلکان کئے جا رہا ہے۔ اور پھر تھکنے یا ہمت ہارنے کا نام نہیں لیتا۔ میں نے پہرے کے دوران کئی مرتبہ دیکھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نصف شب کے بعد اٹھتے اور تسبیح کرنے کے بعد اتنی دیر تک نماز تہجد پڑھتے رہے ہیں۔ کہ فجر کی اذان ہوتی ہے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی اس شب بیداری اور اپنے مولا کے حضور آہ و زاری کا ہوسٹل کے طلبہ پر یہ اثر تھا کہ وہ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پہرہ دیتے۔ اور پہرے کے دوران اپنا وقت باتوں میں ضائع کرنے کی بجائے دعائیں پڑھنے میں گزارتے انہیں یقین تھا کہ حضرت مولوی صاحب کے وجود کی برکت سے ہوسٹل بالکل محفوظ رہے گا۔ اور اگر حملہ ہوا بھی تو وہ ایک مقدس و مطہر وجود کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اس خیال نے ان کے حوصلے بہت بلند کر دیئے تھے۔ اور وہ نہایت بے جگری کے ساتھ ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔

—(۳)—

اگرچہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ دن بھر ترجمۃ القرآن کے پروف پڑھنے میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن اس مصروفیت کے عالم میں بھی ہوسٹل کے طلباء کی اس طرح نگرانی فرماتے تھے۔ جس طرح ایک شفیق باپ اپنے بچوں کی نگہداشت کرتا۔ اور ان کی پڑھائی وغیرہ کا خیال رکھتا ہے۔ آپ جب بھی لڑکوں کے کمروں کے آگے سے گزرتے تو آپ نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے۔ اور لڑکے یہ سمجھتے کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ بالکل اپنے دھیان میں جا رہے ہیں۔ اور آپ کو ہماری باہمی گفتگو اور مشغولیت کا کچھ علم نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس استغراق کے عالم میں بھی آپ کو ہر لڑکے کے پورے کوائف کا علم ہوتا تھا۔ ہوسٹل کے تمام لڑکے چند روز میں ہی یہ معلوم کرکے حیران رہ گئے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو ہر طالب علم کا نام معلوم ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کون کس کالج اور کس جماعت میں پڑھتا ہے۔ اور یہ کہ وہ پڑھائی کی طرف توجہ دے رہا ہے یا نہیں۔

آپ روزانہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر کے لئے مسجد میں ہی تشریف رکھتے اور تمام لڑکے آپ کے گرد حلقہ باندھ کر نہایت ادب سے بیٹھ جاتے۔ اور دینی امور کے متعلق آپ سے استفادہ کرتے۔ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد آپ نے ہوسٹل کے ایک طالب علم مسٹر بشیر بھٹی کو جو اس وقت غالباً اسلامیہ کالج کی طرف سے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "بشیر! تم نے بہت برا کیا کہ کرفیو کی وجہ سے امتحان کا پرچہ ہی دینے نہ گئے۔ ممتاز کی طرح تم بھی ایف۔ سی کالج جاکر اور وہاں کے ممتحن سے اجازت لے کر امتحان دے سکتے تھے"۔ یہ سنکر تمام لڑکے حیران رہ گئے کہ حضرت مولوی صاحب کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ کرفیو کی وجہ سے کس کس لڑکے نے امتحان نہیں دیا۔ اور یہ کہ کون کون لڑکا ایسے سنٹروں میں جاکر امتحان دے آیا ہے کہ جہاں کرفیو نافذ نہیں ہے۔ بات یہی تھی کہ شہر کے علاقہ میں کرفیو تھا اور بشیر بھٹی اس وجہ سے امتحان کا پرچہ نہیں دے سکے تھے۔ لیکن ممتاز ایف۔ سی کالج میں جاکر امتحان دے آئے تھے۔ اور وہاں کے ممتحن نے ان کا یہ عذر قبول کر لیا تھا۔ کہ چونکہ اس علاقے میں جہاں ان کا سنٹر واقع ہے کرفیو لگ گیا ہے اس لئے وہ وہاں جاکر امتحان نہیں دے سکتے۔ اس کے بعد ہمارے ہوسٹل کے کسی لڑکے نے کرفیو کی بناء پر کوئی پرچہ نہ چھوڑا۔ اور سول لائنز کے علاقے میں ایف۔ سی کالج جاجاکر امتحان دینا شروع کر دیا۔

—(۴)—

ابھی سالانہ امتحانات شروع نہیں ہوئے تھے۔ اور لڑکے امتحان کی تیاری میں مصروف تھے۔ ایک دن حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے برادرم پیر محی الدین مرحوم سے (جو افسوس ایک ہوائی حادثے میں فوت ہو چکے ہیں) فرمایا۔ "محی الدین! تمہارے ساتھ کمرے میں جو دوسرے صاحب رہتے ہیں۔ وہ پڑھائی کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ بات تھی بھی اسی طرح ان کے ساتھ سید محمود اختر نامی یو۔ پی کے ایک طالب علم رہتے تھے۔ وہ نئے نئے احمدی ہوئے تھے اور زندگی وقف کرنے کے بعد سلسلہ کی طرف سے ایم۔ اے (اکنامکس) کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے عنقریب ہی امتحان دینا تھا۔ لیکن ان کا دھیان کالج کی سماجی اور مجلسی مصروفیات کی طرف زیادہ تھا۔ جب محمود اختر صاحب کو اس کا علم ہوا۔ تو وہ دل میں سخت نادم ہوئے کہ پڑھائی سے میری غفلت حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ

درخواست دعا ۔ طلباء جامعۃ المبشرین شاہد کلاس کے امتحان میں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

کے علم میں بھی آگئی۔ اس کے بعد انہوں نے بہت دل لگا کر پڑھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ نمازوں کے اوقات کے سوا کمرہ سے باہر ہی نہ نکلتے۔ اس واقعہ کو چند ہی روز گذرے تھے کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے پیر محی الدین مرحوم سے پھر فرمایا خوشی کی بات ہے۔ تمہارے ساتھی اب پڑھائی کی طرف خوب توجہ دے رہے ہیں۔ پیر محی الدین صاحب نے خود جا کر محمود اختر سے کہا مبارک ہو تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اب محمود اختر محنت کر رہے ہیں۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ اور لڑکوں سے بار بار ذکر کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے جہاں ایک رنگ میں سرزنش فرمائی۔ وہاں ساتھ ہی میری دلجوئی کا بھی خیال رکھا۔

(۵)

ان دنوں ہوسٹل میں موضع پٹی کے مرزا منور بیگ بھی رہتے تھے وہ ایف۔ ایس سی میڈیکل کے طالب علم تھے۔ کچھ دنوں کے لئے وہ اپنے گھر چلے گئے۔ انہیں گئے ہوئے تین دن ہی گذرے تھے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا "محمود احمد! مرزا منور بیگ ہیں۔ وہ مجھے کئی دن سے نظر نہیں آئے۔ میں نے عرض کیا وہ اپنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ ان واقعات سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ہوسٹل کے طلباء سے کس قدر محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔ ہمیشہ نگاہیں نیچی رکھتے اور خاموش رہنے کے باوجود ہوسٹل کے تمام طلبہ کی سرگرمیاں (جن کی تعداد تیس پینتیس سے کم نہیں تھی) آپ کی نگاہ میں رہتیں۔ اور آپ ان کی نہایت دلسوزی سے نگہداشت فرماتے۔ یہی وجہ تھی کہ طلبہ آپ کی زندگی اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے صرف آپ کا احترام ہی نہیں کرتے تھے بلکہ فی الواقعہ طلبہ کو آپ کے بابرکت وجود سے ایک خاص قسم کا لگاؤ اور وابستگی سی ہو گئی تھی۔ اور وہ آپ کی خدمت کے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

(۶)

ایک دن علی الصبح نماز فجر کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ہاتھ میں چند خطوط لئے لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے ہوسٹل سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ آپ یہ خط لیٹر بکس میں ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ وہ وقت پر پوسٹ ہو سکیں۔ ایک خط مجھے بھی ڈالنا تھا۔ میں فوراً اپنے کمرے میں گیا۔ اور خط لے کر دوڑتا ہوا حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچا اور عرض کیا کہ آپ اپنے خطوط مجھے عنایت فرما دیں۔ میں لیٹر بکس میں ڈال آؤنگا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ یہ خط کہاں ڈالیں گے؟"

میں نے عرض کیا کہ ہوسٹل کے باہر لب سڑک ایک لیٹر بکس ہے اس میں ڈالوں گا حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تو پھر آپ اپنا خط بھی مجھے دے دیں۔ اسے بھی میں پوسٹ کر آؤنگا۔ میں گھبرا کر فوراً ہی عرض کیا آپ جہاں ارشاد فرمائیں میں وہیں پوسٹ کر دوں گا۔ مجھے علم نہیں تھا کہ آپ خطوط کسی خاص لیٹر بکس میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ مسکراتے ہوئے فرمایا "اچھا تو پھر ذرا قدم اٹھا کر جایئے۔ تاکہ آپ وقت پر پہنچ جائیں۔ گورنمنٹ ہاؤس کے دروازے پر ایک لیٹر بکس ہے۔ وہاں سے ڈاک علی الصبح نکلتی ہے اور اگر یہ خط بھی اس میں وقت پر پڑ جائیں۔ تو یہ آج ہی قادیان پہنچ سکتے ہیں آپ جس لیٹر بکس میں خط ڈالنا چاہتے ہیں وہاں سے تو نو بجے سے پہلے ڈاک نہیں نکلتی"۔ میں خطوط لے کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گورنمنٹ ہاؤس کے دروازے پر پہنچا۔ اور خط لیٹر بکس میں ڈال دیئے۔ میں نے دیکھا وہاں ڈاک نکلنے کا ٹائم چھ بجے صبح لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے واپس آکر ہوسٹل کے قریب کے لیٹر بکس پر نگاہ ڈالی اس پر ڈاک نکلنے کا وقت نو بجے صبح تحریر تھا۔ میں نے ہوسٹل میں آکر اپنے ساتھیوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو اکثر لوگوں کو ڈاک نکلنے کے صحیح اوقات کا علم نہ تھا۔

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی علو شان کو مدنظر رکھتے ہوئے کمال درجہ انکساری کے اس بے ساختہ اظہار پر غور کیجئے۔ آپ نے یہ دیکھ کر کہ مجھے ڈاک نکلنے کے صحیح اوقات کا علم نہیں ہے یہ نہیں فرمایا کہ میں خود جا کر فلاں لیٹر بکس میں خطوط ڈالوں بلکہ کمال سادگی سے ارشاد ہوا۔ تو یہ کہ

"پھر آپ اپنا خط بھی مجھ کو ہی دیدیں میں ڈال آؤں گا"۔

یہ فقرہ مجھے جب کبھی یاد آتا ہے تو دل فرط عقیدت سے اسی طرح مجبوم اٹھتا ہے کہ جب آپ کی زبان مبارک سے یہی فقرہ سنکر اس پر ایک وارفتگی کا عالم طاری ہوا تھا۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ احمدیہ ہوسٹل میں آنے کے چند روز بعد ہی آپ نے یہ معلوم کر لیا کہ قرب و جوار کے لیٹر بکسوں میں ڈاک نکلنے کے اوقات کیا ہیں۔ یہ واقعہ وقت کی قدر پہچاننے اور ارد گرد کے حالات سے باخبر چوکس رہنے کی بہت بڑی خوبی پر دلالت کرتا ہے۔

(۷)

احمدیہ ہوسٹل میں قیام کے بعد بھی طلبہ سے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ پدرانہ تعلق قائم رہا۔ حتیٰ کہ جب قیام پاکستان کے بعد نومبر ۱۹۴۷ء میں آپ وفات پا گئے۔ تب بھی بعض طلبہ کو آپ خواب میں نظر آئے اور آپ نے ان کے تعلیمی امور میں ان کی رہنمائی فرمائی ان لڑکوں میں سے ایک سید محمود اختر بھی تھے ۱۹۴۸ء میں انہوں نے ایم اے کا امتحان دینا تھا۔ اور وہ پوری طرح تیاری نہ کر پائے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ امتحان نہ دیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ اچھے نمبر حاصل نہ کر سکیں۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ امتحان دیں یا نہ دیں ایک دن انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور وہ فرما رہے ہیں کہ "امتحان ضرور دینا اگر تم امتحان میں نہ بیٹھے تو تمہیں سخت ابتلاء میں سے گذرنا پڑے گا"۔ میں نے کہا تو پھر تمہیں امتحان ضرور دینا چاہیئے انہوں نے وعدہ بھی کیا کہ ویسا ہی کریں گے۔ لیکن امتحان کے قریب انہوں نے پھر ارادہ بدل لیا۔ اور امتحان نہ دیا۔ جن لوگوں کا ان سے تھوڑا بہت تعلق تھا۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ فی الواقعہ اس کے بعد انہیں شدید قسم کا ابتلاء پیش آیا۔ اور بالآخر وہ ایسے تفکرات میں مبتلا ہوئے کہ دن بدن ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ان کے دینی اعتقاد کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور جماعت سے ان کا تعلق منقطع ہو گیا۔ کہاں وہ ایم۔ اے پاس کر کے کالج میں پروفیسر بننے کے خواب دیکھ رہے تھے کہاں یکدم ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ انہیں گذر اوقات کرنے کے لئے ایک دفتر میں کلرکی کی معمولی سی پوسٹ پر قناعت کرنا پڑی اور اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے دینی اور دنیوی ترقی کے راستے ان پر مسدود ہو گئے۔ ابھی انہوں نے سلسلہ سے اپنا تعلق منقطع نہیں کیا تھا۔ کہ ایک دن سر راہ ان سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان کو حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کا خواب میں آکر انہیں متنبہ کرنا یاد دلایا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہی ان پر یہ ابتلاء آیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم ﷺ کی صداقت پر قطعی دلیل

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں آنا۔ اور پھر وہاں سے رخصت ہونا قطعی دلیل آپ کی نبوت پر ہے۔ آنے آپ اس وقت جب کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا۔ اور ضرورت ایک نبی کی تھی۔ ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے۔ اور آپ اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب اذا جاء نصر اللہ کا آوازہ دیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کس قدر عظیم الشان کامیابی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ فسبح بحمد ربک۔ یعنی وہ رب جس نے اس قدر کامیابی دکھائی۔ اس کی تسبیح و تحمید کر اور انبیاء پر جو انعامات پوشیدہ رہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھول دیئے گئے۔ اور رحمت کے تمام امور اچھالکر دیئے۔ کوئی بھی مخفی نہ رکھا اس حمد کا ثبوت اس آخری وقت پر آ کر دیا۔ احمد کے معنے بھی حمد کرنے والا ہیں۔ دنیا میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں آیا۔ جو اتنی بڑی کامیابی اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ لذت دسمر فلکی موت اگر ہوتی ہے۔ تو فقط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی ہوئی ہے۔ اور دوسرے کسی نبی کو بھی میسر نہیں ہوئی۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اس لئے آپ کی عصمت کا یہ ایک بڑا ثبوت ملتا ہے۔ جیسے طبیب اسے کہتے ہیں۔ جو علاج کر کے مریض کو اچھا کر کے دکھا دے ویسے ہی لا الہ الا اللہ سے ہر ایک روحانی مرض کا علاج کر کے آپ نے دکھلا دیا۔

(الحکم نمبر ۲۶۔ جلد ۷۔ ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

۱۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لے کر مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس میں ایسے خدام کس قدر ہیں جنہوں نے تاحال کیفیت کا فارم کسی مجلس میں بھی پر نہیں کیا۔ تا انہیں فارم بھجوائے جا سکیں۔

۲۔ بہت کم مجالس کی طرف سے ابتک خدام کی سالانہ ترقی کا چارٹ موصول ہوا ہے جملہ مجالس کو اس سلسلہ میں سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ لہٰذا جملہ قائدین وزعماء کرام مطلوبہ کوائف فوری طور پر پر کر کے بھجوا دیں۔ تا مجموعی چارٹ تیار کیا جا سکے۔

۳۔ جملہ قائدین اپنے اپنے حلقہ میں اس طور پر مؤثر طور پر تنظیم کریں کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے اور اس کی ایک کاپی دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ہر خادم کے ملک کیفیت کا فارم پر کرنا ضروری ہے۔ (مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرگودھا میں مودودی صاحب کے استقبال کی حقیقت

مولوی لال حسین اختر کی زبانی

از روزنامہ نوائے پاکستان لاہور

فرقہ مودودیہ کو بات کا بتنگڑ بنانے میں کمال حاصل ہے۔ یورپی طرز کے پراپیگنڈے رسالہ بازی اور اشتہار بازی میں انہیں مہارت تامہ حاصل ہے۔ جھوٹے واقعات تصنیف کرنے میں انہوں نے ہٹلر اور گوبلز کو مات کر دیا ہے۔ اپنی اس عادت مستمرہ سے مجبور ہو کر انہوں نے اپنے روزنامہ "تسنیم" لاہور اور "اعلان" لائلپور میں مودودی صاحب کے ورود سرگودھا و شیخوپورہ کے وہ قصے تصنیف کئے۔ کہ جن سے "الف لیلیٰ" کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ مودودی صاحب کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر رکھ دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ فن مبالغہ انہی کے لئے الاٹ ہو چکا ہے۔

جماعت مودودیہ کے "صالحین قانتین" کو "تسنیم" اور "اعلان" میں مودودی صاحب کے ورود سرگودھا کی روئیداد پڑھ کر وجد آ گیا ہوگا۔ وہ بار بار سر دھنتے ہوں گے۔ کہ پاکستان کے طول و عرض میں ہمارے امیر الصالحین کی وہ عظیم شخصیت ہے۔ کہ جن کے نام کے سامنے مسلمانان پاکستان کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ سرگودھا میں ان کا ایسا عظیم الشان استقبال ہوا۔ کہ سرگودھا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ میں بھی سرگودھا میں موجود تھا۔ اصل واقعہ ارسال خدمت ہے۔ تاکہ ریڈر "نوائے پاکستان" پر اصل حقیقت منکشف ہو جائے۔

مودودی صاحب کا ورود سرگودھا

۱۴ر جون رات ۹ بجے کے بعد مودودی صاحب سرگودھا پہنچے۔ ان کی آمد سے پہلے مودودیوں نے تمام امکانی کوششیں کیں۔ کہ علمائے کرام اور معززین شہر میں سے کسی کو استقبال کے لئے لایا جائے۔ لیکن انہیں قطعاً ناکامی ہوئی۔ مودودی صاحب کے استقبال کے لئے ان کے صالحین اور معاونین کے سوا اور کوئی مسلمان موجود نہ تھا۔ ۱۷ر جون کو جمعہ تھا۔ مودودیوں نے نہایت لجاجت سے جامع مسجد سرگودھا کے خطیب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی سے درخواست کی کہ نماز جمعہ سے پہلے یا بعد مودودی صاحب کی تقریر کی اجازت عطا فرمائی جاوے۔ حضرت مولانا نے فرمایا۔ کہ عامۃ المسلمین میں مودودی صاحب کی پالیسی اور عقائد کی وجہ سے اضطراب ہے۔ اس لئے آپ جامع مسجد میں ان کی تقریر نہ کرائیں۔

گول چوک سرگودھا کی مرکزی مسجد کے خطیب حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب مودودیت کے مخالف ہیں۔ مودودیوں کی ہمت نہ ہوئی۔ کہ ان سے مودودی صاحب کی تقریر کی درخواست کر سکیں۔ سرگودھا کی کسی مسجد میں مودودی صاحب کی تقریر نہ ہو سکی۔

لہٰذا بلاک نمبر ۹ کے جس مکان میں مودودی صاحب قیام پذیر تھے۔ وہاں اپنے ٹکسالی "صالحین" کو جمع کیا۔ اور مودودی صاحب نے ایک عدد تقریر ارشاد فرما دی۔ تقریر کا زیادہ حصہ اپنی خود ستائی پر مشتمل تھا۔ تقریر کے آخر میں مجلس عمل اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے خلاف منگھڑت اور جھوٹے واقعات بیان کئے۔ پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ کہ باضابطہ مجلس عمل کی تشکیل نہ ہوئی تھی۔ بلکہ چند آدمی تھے۔ جنہوں نے مطالبات مرتب کئے اور تحریک چلا دی۔ میں نے اور جماعت اسلامی نے اس تحریک میں قطعاً حصہ نہیں لیا۔

گارڈن پارٹی

پانچ بجے سہ پہر میونسپل باغ میں فرقہ مودودیہ کی طرف سے گارڈن پارٹی کا انتظام تھا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ تقریباً اڑھائی سو مدعوئین کے اکل و شرب کا انتظام تھا۔ مٹھائی اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ مقامی علماء کرام کو دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ لیکن اس پارٹی میں کوئی عالم دین شریک نہ ہوا۔

سپاسنامے

چند مودودی دوکانداروں اور چند وکلاء کی طرف سے بے ربط اور بے جوڑ سپاسنامے پڑھے گئے۔ دوکانداروں نے تو غضب ہی ڈھا دیا۔ نہایت خیرہ چشمی سے گستاخانہ انداز میں مودودی کو حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے تشبیہ دے کر مودودی کے کبر و پندار کا طرہ اور اونچا کر دیا۔ سپاسناموں کے جواب میں مودودی صاحب نے ایک تقریر کی جس میں اپنی اور فرقہ مودودی کی تعریف کے سوا کوئی علمی بات نہ تھی۔ ساری تقریر میں نہ کوئی آیت قرآنی پڑھی گئی۔ نہ کوئی حدیث۔ بار بار یہی تکرار تھی۔ کہ میں نے یوں کر دیا اور ہم نے یہ کر دیا۔ دوران تقریر میں پارہ ذرا اونچا ہوا۔ تو حسب عادت ارشاد فرمایا:۔

"اس وقت کی صورت حال یہ ہے کہ ملک کی سیاسی جماعتوں۔ سرکاری ملازمین۔ تاجر اور صنعت پیشہ طبقہ غرض ہر گروہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جن کے کیرکٹر اور کردار پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔"

(مودودی۔ روزنامہ "اعلان" ۲۵ر جون ۱۹۵۵ء صفحہ ۲ کالم ۲)

ان الفاظ سے مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صالحیت۔ کردار کے واحد اجارہ دار ہم ہیں۔ تمام صلاحیتیں۔ نیکیاں اور خوبیاں سمٹ سمٹا کر فرقہ مودودیہ میں جمع ہو گئی ہیں۔ پورے دین کے علمبردار ہم ہیں۔ اس لئے زکوٰۃ۔ صدقہ۔ خیرات اور قربانی کی کھالیں ہمارے گرداگرد جمع ہونی چاہئیں۔

فریب کاری کی دعوت طعام

جب فرقہ مودودیہ نے دیکھا۔ کہ نہ کسی مسجد میں مودودی صاحب کی تقریر ہو سکی۔ اور نہ گارڈن پارٹی میں کوئی مقامی عالم دین شامل ہوا تو انہوں نے ہمرنگ زمین جال بچھایا۔ سرگودھا کے ایک دیوبند کے فارغ التحصیل مولوی صاحب سے جو تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ اور ان کا معمولی سا میلان طبیعت مودودیوں کی طرف ہے۔ انہیں آلہ کار بنا کر مودودی صاحب کی عزت افزائی اور عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی نئی ترکیب سوچی گئی۔ ان مولوی صاحب سے کہا گیا۔ کہ پلاؤ۔ زردے۔ قورمے۔ فیرنی کی ایک پر تکلف دعوت کا تمام سامان اور باورچی ہم مہیا کرتے ہیں۔ آپ اپنی طرف سے مقامی علماء کرام۔ مدیران جرائد۔ معززین شہر۔ اپنے خاص احباب۔ مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کے چند افراد کو کھانے پر مدعو فرمائیں۔ ان مولوی صاحب نے اپنے احباب سے مشورہ کیا۔ تو ان کے دوستوں نے انہیں کہا۔ کہ فرقہ مودودیہ کا اس دعوت سے یہ مقصد ہے۔ کہ علماء کرام اس دعوت میں تشریف لائیں تو مودودی تمام ملک میں پراپیگنڈا کریں۔ کہ فلاں مفتی صاحب۔ فلاں قاری صاحب اور فلاں فلاں عالم دین ہمارے ہمنوا ہیں۔ تبھی تو وہ اس دعوت طعام میں شریک ہوئے۔ ان علماء کرام کا نام لے کر مسلمانوں کو آسانی سے گمراہ کیا جا سکے گا۔ یہ دعوت طعام نہیں۔ بلکہ تبلیغ مودودیت کے لئے ایک فریب کاری ہے۔ اس لئے آپ اس دعوت طعام کے جھمیلے میں نہ پڑیں۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ علماء سرگودھا اس دعوت میں شریک نہ ہوں گے۔ چنانچہ ان مولوی صاحب نے ایسی فریب کاری کی دعوت طعام کا داعی ہونے سے انکار کر دیا۔ اور مودودیوں کی یہ سکیم بھی ناکام ہو گئی۔ (نوائے پاکستان لاہور ۲۶ر جون ۱۹۵۵ء)

(باقی)

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

اس سے قبل "الفضل" کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ خاکسار چونکہ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی لائف کو ترتیب دے رہا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو آپ کی سیرت سے متعلق کوئی ایسا واقعہ یاد ہو یا پیش آیا ہو۔ جو ان کے زہد و تعبد۔ ہمدردی خلائق۔ تعلق باللہ۔ سادگی و بے نفسی اور قبولیت دعا پر روشنی ڈالتا ہو۔ مجھے ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔

میں شکر گذار ہوں۔ کہ میری اس عرضداشت پر بعض دوستوں نے چند قیمتی واقعات بھیجے ہیں۔ اب چونکہ سیرت کی ترتیب آخری مراحل طے کر رہی ہے۔ اس لئے احباب اولین فرصت میں اس طرف توجہ دیں۔ جس دوست کے پاس ایسی معلومات اور آپ کے خطوط ہوں۔ وہ فوری طور پر خاکسار کو ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔

(ملک نذیر احمد ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

عازمان حج توجہ فرمائیں

امسال جن احمدی احباب کو حج کے لئے اجازت حاصل ہو گئی ہے۔ وہ براہ مہربانی فوراً دفتر ہذا کو اپنی تاریخ روانگی اور جہاز متعلقہ کے نام سے مطلع فرمائیں۔ جن دوستوں کی طرف سے تاحال اطلاع ملی ہے۔ وہ دیگر دوستوں کے علم کے لئے درج کر دی جاتی ہے۔ ان کی کراچی سے روانگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہو گی۔ (۱) شیخ نبی بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بدوملہی تحصیل نارووال (۲) مکرم سید انور حسین چک نمبر ۱۲۱ ج-ب گوکھووال براستہ لائلپور۔

(مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعاء

برکت خانم زوجہ ڈاکٹر اے جی کرک سکنہ سول لائن گوجرانوالہ عرصہ طویل سے بیمار ہیں۔ اس لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے؟

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ اس طریق پر کام کریں۔ میری اس سکیم پر جس حد تک کام کیا گیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور میری یہ سکیم سکڑ کر ایک تِل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹہ کا اہتمام کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ روزانہ آدھ گھنٹہ مشکل ہے ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقارِ عمل منانا مشکل ہے اگر پندرہ دن کے بعد وقارِ عمل کر لیا جائے تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد خدام اکٹھے نہیں ہو سکتے اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو تمام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی۔ اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقارِ عمل منانا کافی سمجھا گیا۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقارِ عمل منایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سال میں پانچ دن وقارِ عمل کیا جاتا ہے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ سال میں صرف پانچ دن ہاتھ سے کام کرنے سے کیا عادت پیدا ہو سکتی ہے؟ وہ مقصد جو میرے مدّنظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو اور کسی کام کو کرنے میں عار محسوس نہ کی جائے وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا۔"

(فرمودہ حضور اقدس ایدہ اللہ بموقع سالانہ اجتماع ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دار القضاء کی طرف سے اعلانات

(۱) چودھری فتح محمد صاحب سیال کے خلاف اراضی واقع اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) کے متعلق بعض احباب نے درخواستیں دے رکھی ہیں۔ قاضی صاحب سماعت کنندہ نے ان درخواستوں کا ایک اصولی فیصلہ کر دیا ہے۔ متعلقہ احباب مبلغ ۱/۱۵/۹ روپے کے ٹکٹ بھجوا کر دفتر ہذا سے نقل منگوا سکتے ہیں۔ معیاد اپیل ایک ماہ ہے۔ (بحکم قاضی صاحب سماعت کنندہ)

(۲) سردار عبد الرحمٰن صاحب مہر پسر ڈاکٹر فیض علی صاحب مرحوم ساکن کنری (سندھ) نے درخواست دی ہے کہ میں نے عارضی طور پر اپنی ایک کنال اراضی واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام کی تھی۔ اب یہ اراضی میرے نام منتقل کر دی جائے۔ سو اگر ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ورثاء یا کسی قرض خواہ وغیرہ کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(۳) تمام قضائی امور سے متعلقہ خط و کتابت صرف "ناظم دار القضاء" کے پتے پر فرمائیں۔ کسی کا نام نہ لکھا کریں ورنہ تعمیل میں تاخیر اور طوالت لازم آئے گی۔ خاکسار دو ماہ کی رخصت پر ربوہ سے باہر جا رہا ہے۔ ان دنوں نام لکھنے کی صورت میں تعمیل اور بھی دشوار ہو جائے گی۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضرورت ہے

ایک صاحب کو کراچی میں ایک باورچی درکار ہے۔ تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار ہوگی۔ رہائش اور کھانے کے علاوہ کراچی تک کا ریل کا کرایہ بھی ملے گا۔ خواہشمند احباب امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق سے اپنی درخواستیں ۵/ جولائی تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر امور عامہ

درخواست دعا

خاکسار کے والد چودھری عبد العزیز خاں صاحب کاٹھ گڑھی ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ کمزور بہت ہیں۔ اور والدہ محترمہ بھی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ عبد الکریم خاں۔ فرقان زندگی سیالکوٹ

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں فرماتیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکز میں ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال ربوہ

تعلیم و تربیت کی رپورٹیں بھجوائیں!

کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے کہ جماعت کی طرف سے ماہوار تعلیم و تربیت کی رپورٹیں نہیں آ رہیں۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت مطلع رہیں کہ جن کو مطبوعہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں وہ ان کو پُر کر کے بھیجیں اور جن کے پاس ایسے فارم نہیں وہ ویسے ہی لکھ کر بھیج دیں۔ انشاء اللہ جلد فارم روانہ کر دیئے جائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

کامیاب طلباء مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں ضرور حصہ لیں

دفتر ہذا ان طلباء کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامیابی بخشی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

کامیاب طلباء اور ان کے والدین کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے موقعوں پر بطور شکرانہ مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں کچھ نہ کچھ ضرور دینے کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں دو فائدے ہوں گے۔ ایک اظہار تشکر دوم صدقہ جاریہ۔ اس وقت جو فنڈ جمع ہوگا وہ مسجد امریکہ کی تعمیر پر خرچ ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کامیاب طلباء اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان امتحان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام کتاب "نبیوں کا سردار" امتحان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے بذریعہ وی۔پی منگوا لیں۔ اپنی لجنہ میں اس امتحان کی پرزور تحریک کریں اور امتحان دینے والی ممبرات کے نام جلد از جلد بھجوائیں۔ امتحان کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

نمایاں کامیابی پر انعام

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ جون کو فیصلہ کیا ہے کہ میر احمد صاحب رشید زعیم حلقہ قلعہ گوجر سنگھ کو بی۔ایس۔سی کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آنے اور نیا ریکارڈ قائم کرنے پر مبلغ پچاس روپے کی کتب انعام دی جائیں۔

خالد ہدایت نائب قائد لاہور

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر سید عبد الحمید صاحب ولد سید عنایت علی صاحب لدھیانوی کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

آندھی کی وجہ سے رسول کی بجلی کا سلسلہ منقطع ہو گیا

لائل پور ۳۰ جون۔ لائل پور اور دوسرے شہروں کو رسول کی بجلی تاحال فراہم نہیں کی جا سکی۔ یہ سلسلہ ۲۷ جون کی رات کو منقطع ہوا تھا اور اب تک بحال نہیں ہوا۔ لائل پور میں سوت تیار اور ریشمی اور سوتی کپڑا تیار کرنے والی بیشتر ملوں میں کام بند ہے۔ البتہ فیکٹری ایریا اور شہر میں فراہمی کا متبادل انتظام کر دیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے ۲۷ جون کی رات کو ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر آندھی کے دوران میں رسول کی برقی رو کا سلسلہ حافظ آباد کے قریب منقطع ہو گیا تھا۔ اور اسے تاحال جوڑا نہیں جا سکا۔ لائل پور لاہور روڈ پر واقع ٹیکسٹائل ملز اور دوسرے کارخانوں کے علاوہ سرگودھا لائل پور روڈ کے صنعتی اداروں میں بھی کام بند پڑا ہے۔ البتہ شہری آبادی اور فیکٹری ایریا میں مقامی طور پر ڈیزل انجن چلا کر متبادل انتظام کر دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے شیخوپورہ کے قریب مالا کنڈ کی خاموش لائن میں برقی رو دوڑا کر لائل پور کے لئے اس سے استفادہ کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر یہ تجربہ بھی ناکام رہا ہے۔ کیونکہ اس لائن میں بھی خرابی پائی گئی ہے۔ جن ٹیکسٹائل ملز میں کام بند ہے ان میں سے چند ایک نے اپنے جنریٹروں سے بجلی کا انتظام کیا ہے جو ناکافی ہے اور مزدوروں کی غالب اکثریت کام نہیں کر سکی۔

ایک اندازہ کے مطابق جو صنعتی ادارے بجلی کی فراہمی میں تعطل سے متاثر ہوئے ہیں ان کا نقصان لاکھوں روپے سے کم نہیں۔ مزدوروں کی یہ کیفیت بیان کی جاتی ہے کہ ہر شفٹ کا وقت شروع ہونے کے بعد نصف گھنٹہ یا پون گھنٹہ بجلی سپلائی کی امید میں وہ کارخانوں میں رہتے ہیں۔ اس وقت کا معاوضہ بھی بعض حالتوں میں مالکوں کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

شعبہ برقیات کی جانب سے مقامی صنعتی اداروں کو بجلی کی سپلائی کی بحالی کے بارے میں کوئی اطمینان نہیں دلایا گیا۔ جہاں تک نقصان کی تلافی کا تعلق ہے اس محکمہ کا زاویہ نگاہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ترسیلی لائنوں میں خرابی کا باعث قدرتی عوامل ہیں ان پر قابو پانا انسان کے بس میں نہیں۔ اس لئے نقصان کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

مشرقی جرمنی کے افسر نے پناہ لے لی

برلن ۳۰ جون۔ مشرقی جرمنی کے محکمہ ٹیلیفون کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر گونگے نے مغربی برلن میں پناہ لے لی ہے۔

مشرقی جرمنی کے حکام نے ڈاکٹر گونگے کو ایک ایسے کاغذ پر دستخط کرنے کا حکم دیا تھا جس کے تحت وہ مغربی برلن نہیں آ سکتے تھے چنانچہ آپ وہاں سے بھاگ آئے۔

تشدد کرنیوالے کو گولی مار دی جائے

قبرص کے برطانوی پولیس کمشنر کا حکم

نکوسیا ۳۰ جون۔ قبرص میں انگریزوں کے خلاف تشدد کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے۔ برطانوی پولیس کمشنر نے پولیس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ جس شخص کو تشدد کرتے دیکھیں اسے گولی مار کر ہلاک کر دیں۔

قبرص میں برطانوی پولیس کو مضبوط بنانے اور حالات پر قابو پانے کے لئے طیاروں کے ذریعے مزید ہتھیار قبرص پہنچا دیئے گئے ہیں۔ برطانوی پولیس افسر نے اعلان کیا ہے کہ پولیس کا ہاتھ مضبوط بنانے کے لئے کافی مقدار میں ہتھیار اسلحہ قبرص میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق پورے جزیرہ میں پولیس کو بد سے بدتر حالات سے نبٹنے کے لئے کافی مضبوط بنا دیا گیا ہے۔

ادھر قبرص کو یونان میں ملانے کے حامی باشندوں نے برطانوی فوجیوں کی بیرکوں۔ ان کی چوکیوں اور برطانوی افسروں کے مکانات پر بم پھینکنے کا سلسلہ پھر شروع کر دیا ہے تشدد کے واقعات اس انتہا کو پہنچ گئے ہیں کہ یونان کے حامیوں نے جزیرہ کے کئی علاقوں میں ٹیلیفون کے تار بھی کاٹ دیئے ہیں۔

برطانیہ کا احتجاج مسترد

ادھر ایتھنز کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ نے ایتھنز ریڈیو کی نشریات کے خلاف جو احتجاج کیا تھا اسے یونان نے مسترد کر دیا ہے۔ حکومت یونان نے برطانیہ کی اس شکایت کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ حکومت یونان نے اپنا جواب برطانوی سفارت خانے کے حوالے کر دیا ہے

برطانوی احتجاج میں کہا گیا تھا کہ ایتھنز ریڈیو اپنے نشریات کے ذریعے قبرص کے عوام کو بغاوت پر اکسا رہا ہے۔

کینیڈا بجلی کی مشینری دے گا

کراچی ۳۰ جون۔ پاکستان اور کینیڈا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق کینیڈا کولمبو پلان کے تحت پاکستان کو دس ہزار کلو واٹ بجلی کی مشینری دیگا۔ اس پلانٹ سے مشرقی بنگال کا وسیع علاقہ سیراب کیا جائیگا۔ مشینری دریا پدما کے قریب نصب کی جائے گی اور وہاں سے پمپوں کے ذریعہ پانی نکال کر اس پاس کا وسیع رقبہ اراضی سیراب کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کے لئے مشینری پہلے ہی کینیڈا سے پہنچ چکی ہے اور اسے موقع پر بھیجا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے میں ناکام رہی ہے

مظفر آباد ۳۰ جون۔ آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد نے تمام آزادی پسند ملکوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایسے تمام علاقوں کو آزادی دلانے کی سعی کریں۔ جو ابھی تک غیر ملکی غلامی کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کے موقع پر ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اقوام متحدہ چالیس لاکھ مسلمان کشمیری باشندوں کو حق خود ارادیت دلانے میں ناکام رہی ہے۔ اس سے اقوام متحدہ کے منشور کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ کرنل شیر احمد نے کہا۔ کہ بخشی حکومت چور اور ڈاکوؤں کے گروہ کی حکومت ہے۔ اور امن کے نام نہاد علمبردار چالیس لاکھ کشمیریوں کی زندگی سے کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان سے اپیل کی۔ کہ وہ پنڈت نہرو کے ساتھ آئندہ ملاقات میں کوئی دو ٹوک فیصلہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ کشمیری عوام اب مزید صبر نہیں کر سکتے۔

سرکاری بنجر اراضی کو پٹہ پر دینے سے متعلق تجاویز زیر غور ہیں

لاہور ۳۰ جون۔ ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب ٹیوب ویل اور کنوؤں کی شرائط پر سرکاری بنجر اراضیات کو پٹہ پر دینے سے متعلق تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ اس معاملہ پر غور و خوض کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ جس کی وجہ سے عوام کو دقت پیش آ سکتی ہے۔ اس لئے مقامی افسروں کو احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ اگر مذکورہ اراضی کے پٹہ جات کے لئے داخل کردہ زر ضمانت واپس کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ تو ضمانت کی رقوم واپس کر دی جائیں گی۔ زر ضمانت کی واپسی کے متعلق درخواستیں ان مقامی افسروں کو ارسال کی جائیں۔ جن کے پاس رقوم بطور ضمانت جمع کرائی گئی ہوں۔ واضح رہے۔ کہ جو درخواستیں براہ راست فنانشل کمشنر کے دفتر میں موصول ہوئی تھیں انہیں مقامی افسروں کے پاس یہ لکھ کر بھیج دیا گیا ہے۔ کہ متعلقہ اشخاص کو ان کی جمع شدہ رقم واپس کر دی جائے۔

پاکستانی وفد کا عزم جنیوا

کراچی ۳۰ جون۔ پاکستان کی وزارت امور اقتصادیات کے سیکرٹری مسٹر سعید حسن ۵ جولائی کو جنیوا میں منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کی سوشل اور اقتصادی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ مسٹر سعید حسن حال ہی میں اقوام متحدہ کی ٹیکنیکل امداد کی کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ وہ یکم جولائی کو جنیوا کے لئے روانہ ہوں گے۔

عدن کے قبائلیوں پر بمباری

عدن ۳۰ جون۔ مشرقی عدن کے زیر نگرانی علاقوں میں قبائلی سرداروں کی بغاوت کے دوران میں جو برطانوی فوجی ان کے گھیرے میں آ گئے تھے۔ انہیں چھڑانے کے لئے سرکاری فوجیں برطانوی جیٹ ہوائی لڑاکا طیاروں کی مدد سے مکالا کی بندرگاہ سے ۵۰ میل شمال میں باغیوں کی صفیں چیرتی ہوئی سخت مخالفت کو ...

مقبوضہ کشمیر میں عوام پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں

لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ سرینگر کا مکتوب

لنڈن ۳۰ جون۔ لنڈن ٹائمز نے اپنے نامہ نگار متعینہ سری نگر کا ایک مکتوب شائع کیا ہے۔

جس سے پہلی بار مغربی دنیا امن اور تقدس باہم کے اصولوں کے سب سے بڑے نام نہاد علمبردار پنڈت نہرو کے زیر سایہ مقبوضہ کشمیر کے بھیانک اور لرزہ بر اندام حقائق سے آشنا ہوئی ہے۔ مکتوب میں بخشی غلام محمد کی نام نہاد "شانتی سینا" کے مظالم کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ جس نے تمام وادی میں دہشت اور خوف کی لہر دوڑا دی ہے۔ حال ہی میں شانتی سینا کے سپاہیوں نے مسٹر افضل بیگ کے وطن اننت ناگ میں چند معزز لوگوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ ایک شخص کے ناک کے نتھنے چیر ڈالے گئے۔ اور دوسرے کے کئی دانت سپاہیوں کی مار پیٹ سے ٹوٹ گئے۔ بعض دوکانداروں نے شکایت کی ہے۔ کہ روزانہ ان کے گھروں اور دوکانوں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اور سینا کے جوان اپنی پسندیدہ اشیاء اٹھا لے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ان پر مسلح حملہ بھی کیا جاتا ہے۔ ایک عورت نے انتہائی ہسٹیریائی لہجے میں بتایا۔ کہ وہ ان سپاہیوں کے خوف سے اپنے گھر واپس جانا نہیں چاہتی۔ یہ عورت ایک ایسے مسلمان کی بیوہ ہے جس کا شوہر جنگ کشمیر کے زمانے میں ہندو پناہ گزینوں کے قافلے کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا۔ عورت نے بتایا۔ کہ شیخ عبداللہ کی حمایت کے جرم میں اب اس کی پنشن بھی بند کر دی گئی ہے۔

ہم گھر وجود شعور عللا نتے ہی جا گھسی ہیں

اولاد نرینہ - ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے - قیمت گولی کلاں ... بیس روپے - دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ملک فیروز خاں نون اور ان کے تین ساتھیوں کو پارٹی سے خارج کر دیا گیا

لاہور یکم جولائی۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ملک فیروز خاں نون اور ان کے حامیوں کو پارٹی کی رکنیت سے معطل کر کے ایک خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کا کام ان کے خلاف تحقیقات اور مناسب اقدام کرنا تھا۔ چنانچہ اس کمیٹی نے نہ صرف انہیں پارٹی کی رکنیت سے خارج کر دیا۔ بلکہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر سے سفارش کی ہے۔ کہ انہیں جماعت سے نکال دیا جائے۔

سردار عبدالحمید دستی۔ میجر مبارک علی شاہ اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ پر مشتمل خاص کمیٹی نے ملک فیروز خاں نون۔ نواب مظفر علی قزلباش۔ چودھری علی اکبر۔ راجہ احمد علی۔ سردار شمیم احمد خاں اور ملک قادر بخش کو نوٹس دیا تھا۔ کہ وہ ۳۰ رجون کو کمیٹی کے اجلاس میں حاضر ہو کر وجہ بیان کریں۔ کہ کیوں نہ انہیں نظم و ضبط کی خلاف ورزی کی بناء پر پارٹی کی رکنیت سے خارج کر دیں۔ لیکن ملک فیروز خاں نون۔ مظفر علی خاں قزلباش۔ چودھری علی اکبر اور راجہ احمد علی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مسٹر گورمانی مسلم لیگ پارٹی کی قیادت کے امیدوار نہیں ہیں

لالہ موسیٰ یکم جولائی۔ مغربی پاکستان کے نامزد گورنر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے اس قیاس آرائی کی تردید کی۔ کہ وہ مجلس دستور ساز میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی قیادت کے امیدوار ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ میں نے حکومت کی درخواست پر مجلس دستور ساز کے انتخابات میں حصہ لیا تھا۔ تاکہ ایک یونٹ کے منصوبہ کے متعلق حکومت کو مشورہ دیا جا سکے کیونکہ وہ اس کے ساتھ کافی عرصہ سے ملحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اسمبلی مجلس دستور ساز کا رکن منتخب ہوا ہوں۔ لہٰذا نہ تو مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی قیادت کے متعلق میرے امیدوار ہونے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

بھارت میں چھوڑی ہوئی منقولہ اشیاء واپس لانے کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی

کراچی یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی حکومت کے مشورے سے حکومت پاکستان نے بھارت میں دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس چھوڑی ہوئی ذاتی اور گھریلو استعمال کی منقولہ اشیاء واپس لانے کی تاریخ آئندہ سال ۲۹ رفروری تک بڑھا دی ہے۔ گذشتہ انتظامات کے تحت مندرجہ بالا قسم کا سامان واپس لانے کی آخری تاریخ کل ختم ہو گئی ہے۔ اب تمام اس قسم کا سامان ۲۹ رفروری ۱۹۵۶ء تک واپس لایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد تاریخ میں کوئی توسیع نہیں کی جائیگی۔

ربوہ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ (بقیہ صفحہ اول)

مرزا انس احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بین الاقوامی مشکلات کے حل اور دنیا میں امن کے قیام کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم بیان کی۔ اور فرمایا۔ کہ اس وقت تک دنیا میں صحیح طور پر امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک دنیا اسلام کے پیش کردہ اصولوں کو نہیں اپناتی — کمال یوسف صاحب نے رسول کریمؐ کے اسوۂ حسنہ کے اس پہلو پر روشنی ڈالی۔ کہ آپؐ نے کس طرح توحید کو دنیا میں قائم کیا اور شرک کو دنیا سے ختم کر دیا۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعاؤں کے متعلق رسول کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بعض دعائیں بطور مثال پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ان سے تین باتیں نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ رسول کریمؐ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا۔ دوسرے یہ کہ جو دین آپؐ دنیا میں لائے تھے۔ اس سے آپ کو حد درجہ محبت تھی۔ اور تیسرے اپنی قوم اور امت کی بہتری اور بہبودی کا از حد خیال تھا۔ مکرم صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ رسول کریمؐ نے ہمیں نہ صرف ایک کامل شریعت دی ہے۔ بلکہ اپنے وجود میں اس کا کامل نمونہ اور اسوۂ حسنہ بھی دیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جب تک کسی کی زندگی میں چار بنیادی خوبیاں نہ پائی جاتی ہوں۔ وہ کامل اور مکمل نمونہ دنیا کے لئے نہیں بن سکتا۔ اول :۔ اسکی زندگی میں جامعیت پائی جاتی ہو۔ (۲) اس میں کاملیت پائی جائے۔ (۳) اس کے حالات زندگی محفوظ ہوں (۴) اسکی روحانی تاثیر بہت زیادہ ہو۔ رسول کریمؐ کی ہی ذات گرامی تھی جس میں یہ چاروں خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اور آپؐ کی زندگی کا ہر شعبہ دنیا میں ہر قسم کے انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور یہ وہ خوبی ہے۔ جس میں آپؐ منفرد ہیں۔ اور اسکی روحانی تاثیر کا یہ اثر ہے۔ کہ آج چودہ سو سال کے بعد بھی آپ کی قوت قدسیہ اور غلامی کے طفیل حضرت مسیح موعودؑ نے ایک نہایت عظیم الشان کام کر دکھایا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ کس طرح رسول کریمؐ نے خدائی ارشاد بلغ ما انزل الیک کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے نام کو دنیا تک پہنچایا۔ آپؐ کے ۲۳

ستیہ گرہ کے لئے پندرہ ہزار بھارتی رضاکار گوا میں داخل ہوں گے

سرحد پر پرتگالی اور بھارتی پولیس میں زبردست جھڑپ

نئی دہلی یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اے۔ کے گوپالن کمیونسٹوں کی ایک جماعت لے کر پرتگالی مقبوضہ گوا کی سرحد میں داخل ہوں گے۔ اور وہ وہاں بھارتی پرچم لہرانے کی کوشش کریں گے۔

ان کے بعد کمیونسٹوں کے اور گروپ بھی بھارتی پارلیمنٹ میں کمیونسٹ ارکان کی سرکردگی میں گوا کی سرحد میں داخل ہوں گے۔

پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اشوک نے کہا ہے کہ پرتگالی مقبوضات کو بھارت میں شامل کرنے کے لئے ۱۵ راگست کو پندرہ ہزار رضاکاروں کی ایک بہت بڑی جماعت ستیہ گرہ کرنے کے لئے گوا کی سرحد میں داخل ہوگی

بمبئی کی ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ کل گوا کی سرحد پر بھارت اور پرتگال کی پولیس کے درمیان ایک جھڑپ ہوئی۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی پولیس نے چند پرتگال افراد کو پوچھ گچھ کے لئے پکڑا ہوا تھا۔ پرتگالی پولیس کے آدمی انہیں چھین کر لے گئے کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

بس ڈرائیوروں کی ہڑتال ختم ہو گئی

کراچی یکم جولائی۔ بس ورکرز یونین اور چیف کمشنر مسٹر اے۔ ٹی۔ نقوی کی ملاقات کے بعد کل قریباً ۳ بجے سہ پہر کراچی کے بس ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کی دو روزہ ہڑتال ختم ہو گئی۔

ملٹری اکاؤنٹس کے تخفیف شدہ ملازمین دوبارہ ملازمت کیلئے بلائے گئے

لاہور یکم جولائی۔ ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کے جن ۱۰۴ ملازمین کو تخفیف کے باعث نکال دیا گیا تھا انہیں دوبارہ ملازمت کے لئے چن لیا گیا ہے۔ ان میں ۱۰۳ ملازمین بنگالی ہیں۔ ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل نے محکمہ تعلیم کے سابق ملازمین سے کہا ہے کہ وہ راولپنڈی کے پتہ پر درخواستیں بھیج دیں۔

درخواست دُعاء

عاجز کے خسر محترم جناب حکیم فضل حق صاحب بٹالوی پر فالج کا اچانک حملہ ہوا ہے۔ آپ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

فضل الرحمٰن حکیم
افسر لنگر خانہ ربوہ

ضرورت رشتہ

برسر روزگار۔ تعلیم یافتہ لڑکے کے لئے تعلیم یافتہ اور مخلص احمدی خاندان سے بیوہ یا کنوارہ رشتہ کی فوری ضرورت ہے

(م) معرفت اخبار الفضل ربوہ

سنہری موقع

ضلع سرگودھا میں ۲۵۰ ایکڑ زرخیز زمین میں شراکت کے لئے ایسے احمدی زمیندار کی ضرورت ہے جو وقتاً فوقتاً نگرانی بھی کر سکیں زمین میں ایک نیا پمپ نصب کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

م۔ الف معرفت مینیجر الفضل ربوہ

صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات

اردو یا انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

شباکن شفائی۔ ملیریا، جگر کی خرابی، تلی کے بڑھ جانے کا نہایت آزمودہ نسخہ قیمت مکمل کورس چار روپے دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ

۲۳ سو سالہ راستہ میں ہزاروں قسم کی مشکلات حائل تھیں لیکن آپ نے انکی کوئی پرواہ نہ فرمائی اور خدا کا پیغام آخری دم تک پہنچاتے چلے گئے قریباً دس بجے جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)